سپریم کورٹ رپورٹس (2006) SUPP. 9 ایس سی آر

لنکیشور ملاکر اور دیگران

بنام

آر۔ڈیکا اور دیگران

30/نومبر 2006

(ایس۔بی۔سنہا اور مارکنڈے کاٹجو، جسٹسز)

ضابطہ دیوانی کی کاروائی، 1908:

دفعہ 100 - دوسری اپیل - قانون کا اہم سوال - اس سے پہلے کہ عدالت عالیہ کی یہ دلیل کہ کچھ مقدمات کی جائیدادوں کے بارے میں پہلی اپیلیٹ کورٹ کے نتائج ریکارڈ کے برعکس ہیں - کہا گیا، عدالت عالیہ کو اس سوال پر صحیح نقطہ نظر سے غور کرنا چاہیے تھا - عدالت عالیہ کے فیصلے کو کالعدم قرار دے دیا گیا - معاملے کو نئے سرے سے غور کے لیے عدالت عالیہ کو بھیج دیا گیا - یہ عدالت عالیہ کے لیے کھلا ہو گا کہ وہ قانون کے نئے سوالات تیار کرے۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 4813 آف 2000۔

ایس اے نمبر 149 / 1998 میں گوہاٹی عدالت عالیہ کے 21-8-1998 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزاروں کی طرف سے پی کے گوسوامی، راجیو مہتا، بی اگروال اور اے ہنری۔

جواب دہندگان کی طرف سے رشی مہیشوری، آر کے مہیشوری، محترمہ ترنم انصاری اور راج کمار کوشک شامل ہیں۔

عدالت کا مندرجہ ذیل فیصلہ سنایا گیا:

حکم رفیصلہ

مدعی ہمارے سامنے آسام عدالت عالیہ کے ایک فاضل واحد جج کی طرف سے 21.8.1998 کو دیے گئے فیصلے اور حکم کی صداقت یا دوسری صورت پر سوال اٹھا رہے ہیں، جس کے تحت اور کس کے تحت اپیل کنندہ نے 23.5.1988 کو اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ جج، بارپیٹا کے ذریعے ٹائٹل اپیل نمبر 46 / 1986 میں دیے گئے فیصلے اور حکم کے خلاف اپیل گزار کی طرف سے ترجیح دی گئی تھی، برطرف کر دیا گیا۔ اس معاملے کی بنیادی حقیقت متنازعہ نہیں ہے۔

متدعویہ اراضیاں اور دیگر زمینیں درگا ملا کر نامی ایک شخص کی ہیں۔ وہ مدعی کے والد نریشور ملا کر کے چچا ہیں۔ درگا مالا کر کی موت کی صحیح تاریخ معلوم نہیں ہے۔ وہ اپنے پیچھے اپنی بیوہ گندھاری چھوڑ گئے۔ فریقین کے درمیان تنازعہ، درگا ملا کر کی جانب سے 8.10.1958 کو مدعی کے حق میں وصیت پر عمل درآمد اور 1958.5.5 کے مبینہ ہبہ نامہ پر عمل درآمد پر مبنی ہے، جو ان کی بیوی گندھاری کے نام پر تھا۔

اس سے پہلے کہ ہم اپنے سامنے اٹھائے گئے سوالوں کا جواب دیں، ہم دیکھ سکتے ہیں کہ گندھاری نے 21.1.1960 کے بیع نامہ کی وجہ سے ان جائیدادوں میں اپنے حق ملکیت اور دلچسپی کا اظہار کیا تھا جو مبینہ طور پر 25.5.1959 کے مذکورہ ہبہ نامہ پر مبنی ہیں۔ اروند شرما نے مبینہ طور پر مدعا علیہ کے دادا ہیم چندر کے ساتھ زمین کے تبادلے کا معاہدہ کیا تھا۔ جس کے مطابق دادا مبینہ طور پر زیر بحث زمینوں پر قابض ہو گئے۔ جواب دہندگان کے نام حقوق کے ریونیو ریکارڈ میں درج کیے گئے تھے۔ لہذا مدعی نے منصف، بارپیٹا کی عدالت میں ایک مقدمہ دائر کیا، جسے مالکانہ حق نمبر 111 / 1966 کے طور پر درج کیا گیا تھا۔ ہم اس موقع

پر یہ نوٹس لے سکتے ہیں کہ مدعی نے اپنے حق میں پروبیٹ دینے کے لئے ایک درخواست دائر کی تھی جسے 20 نومبر 1973 کے حکم کے ذریعہ منظور کیا گیا تھا۔

فاضل ٹرائل جج نے فریقین کے دلائل کو مدنظر رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل امور وضع کیے:

1۔ کیا عدالت کو اس مقدمے کی سماعت کے لئے مالی دائرہ اختیار حاصل ہے؟

2۔ کیا مناسب عدالتی فیس ادا کی گئی ہے؟

3۔ کیا یہ مقدمہ ضروری فریقوں کے غیر شامل ہونے والوں کے لئے برا ہے؟

4۔ کیا مدعی کو مقدمہ کی زمین پر حق، ملکیت اور سود ملا ہے؟

5۔ کیا درگا مالا کر کی بیوی گندھاری نے سوٹ کی زمین پر قابل فروخت سود حاصل کیا ہے تاکہ اسے ہیم کانتا ملا کر کو فروخت کیا جا سکے؟

6۔ کیا مدعا علیہان نے تحریری بیان میں الزام لگایا گیا ہے کہ 'تبادلے' کے ذریعے مقدمہ کی زمین پر جائز ملکیت حاصل کی ہے؟

7۔ اگر کوئی انصاف ہے تو فریقین کس انصاف کے حقدار ہیں؟

8۔ کیا مقدمہ محدود ہونے کی وجہ سے ممنوع ہے؟

مذکورہ مقدمہ میں مندرجہ ذیل وضاحتیں کی گئیں:

(i) ''عدالت نے کہا کہ مدعی کے شیڈول 'کا' میں زمین پر قبضے کی تصدیق ان کے مالکانہ حق کے اعلان اور مرکزی مدعا علیہ کے غیر قانونی قبضے کو کالعدم قرار دینے پر کی جائے۔

(ii) ایس ڈی سی، باجالی سرکل کو ضروری ہدایات جاری کی جائیں کہ وہ زمین کو شیڈول 'کا' میں مدعی کے حق میں پروبیٹ اور ان کے طویل مدتی قبضے کی بنیاد پر تبدیل کریں۔

(iii) ایک مستقل امتناعی حکم نامہ جاری کیا جائے، جس میں اہم مدعا علیہان کو شیڈول' کا' میں زمین پر قبضے میں رکاوٹ پیدا کرنے سے روکا جائے۔

میدان کے شیڈول' کا' کو درج ذیل طور پر بیان کیا گیا تھا:

شیڈول-" کا"

کے پی پٹہ نمبر 254 (نیا) / 91 (پرانا) اور 4 کتھا 6 لیچا (آمدنی 12.1 روپے) میں 1 بیگھہ 2 کتھا کی زمین جس کی آمدنی 24.2 روپے (نئی) / 548 روپے (پرانی) ہے۔

شمال - ہری پرساد۔
جنوبی - نرپین شرما۔
مشرق - اندوکلیتا۔
مغرب - اردنہ سرما/
داغ نمبر 1660 / 476۔
شمال - رام نریش شرما۔
جنوبی - تولا رام تعلقدار۔
مشرق - سڑک
مغرب - کیرون شرما۔

(2) کے پی پٹہ نمبر 57 پرانی / 368 (نئی) کی ڈیگ 883 میں درج ذیل حدود کے اندر 2 کتھا 16 لیچے (12.1 روپے ریونیو) کی زمین:

شمال - کیرون شرما۔
جنوبی - کیرون شرما۔
مشرق - آندھوکلیتا۔
مغرب - سڑک

متدعوٰیہ زمین میں دو پٹوں میں کل زمین کی پیمائش 2 بیگھہ 4 کتھا 2 آنیچا ہے۔

فاضل ٹرائل جج نے اس بنیاد پر مقدمہ کا فیصلہ سنایا کہ گندھاری کو مذکورہ ہیم چندر ملا کر کے حق میں مقدمہ کی زمین پہنچانے کا کوئی قانونی حق نہیں ہے اور اس کے نتیجے میں مدعاعلیہان کو سال 1960 میں نافذ کردہ مذکورہ بیع نامہ یا تبادلہ نامہ کے مطابق اور آگے بڑھانے میں کوئی حق، ملکیت اور دلچسپی حاصل نہیں ہوئی۔ تاہم فسٹ اپیلٹ کورٹ نے مذکورہ فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہوئے بنیادی طور پر کہا کہ وصیت نامے میں بیان کردہ زمین اور مقدمے کی زمین یں مدعی ایک دوسرے سے منسلک نہیں ہوسکتیں لیکن وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ ہبہ نامہ ثابت نہیں ہوا۔ مدعاعلیہان نے مذکورہ نتائج کے خلاف عدالت عالیہ میں کسی اپیل کو ترجیح نہیں دی۔ مدعی اور درخواست گزاروں نے ایسا ہی کیا۔ عدالت عالیہ نے قانون کا مندرجہ ذیل اہم سوال تیار کیا:

کیا نچلی اپیلٹ کورٹ کے نتائج کو غلط تشریح اور نمائش کی گمراہ کن تشریح سے خراب کیا گیا ہے؟

عدالت عالیہ کے سامنے یہ دلیل یں بھی پیش کی گئی تھیں کہ پہلی اپیلیٹ کورٹ کے نتائج ریکارڈ کے برعکس تھے کیونکہ اس نے اس بنیاد پر کارروائی کی تھی کہ مدعی اور اپیل کنندگان نے پرانے پٹہ نمبر 57 کا ذکر نہیں کیا تھا۔

وصیت نامے میں مذکور خصوصیات سے مراد پٹہ نمبر 91 (پرانا) ہے، جو پٹہ نمبر 254 (نیا) کے مساوی ہے، جس میں ڈاگ نمبر 1628 (نیا)، 548 (پرانا) شامل ہے جس کا رقبہ 1 بیگھہ 2 کتھا اور پٹہ نمبر 57 (پرانا)، (368 نیا) ڈاگ نمبر 83 ہے، جس کی پیمائش 2 کتھا اور 16 لیچا ہے۔

لہٰذا ہماری رائے میں پہلی اپیلیٹ کورٹ اس حقیقت کو نظرانداز کرنے میں درست نہیں تھی۔

مزید برآں، اگر مدعی نے وصیت نامے میں موجود جائیدادوں کی مکمل تفصیل دی ہوتی تو ہمارا خیال ہے کہ پہلی اپیلیٹ کورٹ کو ریکارڈ پر موجود مواد کی بنیاد پر نتائج درج کرنے چاہئیں تھے۔ اس سے مراد صرف مدعی کی جانب سے پوچھ گچھ کرنے والے گواہوں میں سے ایک کا بیان ہے اور اس کی بنیاد پر وہ اس نتیجے پر

پہنچا ہے کہ شیڈول 'کا' میں بیان کردہ مقدمہ کی زمینیں ان زمینوں سے مطابقت نہیں رکھتی ں جو موضوع یا وصیت تھیں۔ ہماری رائے میں عدالت عالیہ کو اس سوال پر صحیح نقطہ نظر سے غور کرنا چاہیے تھا۔

اگرچہ ہم عدالت عالیہ کے ذریعہ تیار کردہ مبینہ ٹھوس سوال سے مطمئن نہیں ہیں، اس حقیقت کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ عدالت عالیہ مناسب تناظر میں سوال کا تعین کرنے میں ناکام رہا ہے، یہ ضروری ہے کہ دوسری اپیل پر میرٹ کی بنیاد پر نئے سرے سے غور کرنے کی ہدایت کی جائے۔ لہٰذا ہم عدالت عالیہ کے فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور اس معاملے کو نئے سرے سے غور وخوض کے لیے واپس بھیجتے ہیں۔ یہ عدالت عالیہ کے لئے کھلا ہوگا کہ وہ قانون کے نئے سوالات/سوالات تیار کرے۔

اسی کے مطابق اپیل کی منظوری دی جاتی ہے۔ بنا کسی لاگت کے۔

آر پی

اپیل کی منظوری دی جاتی ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
2025.06.05 11:43
I am the author of this document